بلوچستان صوبائی اسمبلی

سرکاری رپورٹ / گیارواں اجلاس

مباحثات 2009ء

﴿اجلاس منعقدہ 2 / اپریل 2009ء بمطابق 4 / ربیع الثانی 1430ھ بروز جمعرات﴾

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	2
2	وقفہ سوالات۔	2
3	رخصت کی درخواستیں۔	4
4	قرارداد نمبر 10 منجانب شیخ جعفر خان مندوخیل۔	5
5	قرارداد نمبر 13 منجانب میر شعیب احمد نوشیروانی۔	7

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 2/اپریل 2009ء بمطابق 4/ربیع الثانی 1430ھ بروز جمعرات بوقت شام 4:25 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر محمد اسلم بھوتانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

وَلِلّٰہِ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ط وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡر'' o اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ o الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوۡدًاوَّ عَلٰی جُنُوۡبِھِمۡ وَیَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ھٰذَا بَاطِلاً ج سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ o صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم ط

﴿ پارہ نمبر٤ سورۃال عمران آیت نمبر١٨٩تا١٩١ ﴾

ترجمہ: آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے ہیر پھیر میں یقیناً عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں اور آسمانوں وزمین کی پیدائش میں غور وفکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ بے فائدہ نہیں بنایا' تو پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔وَمَاعَلَیۡنَا اِلَّاالۡبَلَاغ ط

جناب سپیکر: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط **(وقفہ سوالات)** شیخ جعفرخان مندوخیل اپنا سوال دریافت کریں۔

☆91 شیخ جعفرخان مندوخیل:

کیا وزیر کیوڈی اے ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوئٹہ شہر کی روز بروز بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر محکمہ کیوڈی اے نے کوئٹہ شہر میں سیٹلائٹ ٹاؤن، چمن اور سمنگلی ہاؤسنگ اسکیمات کے علاوہ دیگر ہاؤسنگ اسکیمات بھی شروع کی ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان ہاؤسنگ اسکیمات کے نام اوران کے ساتھ ساتھ رہائشی' کمرشل' پارک' اسکولوں اور ہسپتالوں کے لئے مختص کی گئی پلاٹوں کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر کیوڈی اے:

جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 91 منسٹر کیوڈی اے!

نواب محمد اسلم رئیسانی (قائد ایوان): جناب سپیکر کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نواب صاحب! پورا ہے۔ دیکھ لیا میں نے پورا ہے۔ منسٹر کیوڈی اے، قائد ایوان صاحب! کیوڈی اے کا محکمہ کس کے پاس ہے؟

شیخ جعفر خان مندوخیل: فی الحال عدالت کے پاس ہے میرے خیال میں۔

جناب سپیکر: اسماعیل گُجر صاحب! میرے خیال میں سوال کا جواب بھی نہیں آیا ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: یہ بھی زیادتی ہے۔ قائد ایوان بھی بیٹھے ہیں آپ کے توسط سے میں اُن سے یہ request کروں گا۔ کہ اپنے منسٹر کو کم از کم ہدایت تو کر دیں۔

جناب سپیکر: قائد ایوان سن رہے ہیں۔ یقیناً وہ اپنے منسٹرز کو کہیں گے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: اس وقت قائد ایوان خوشگوار موڈ میں ہیں ہماری طرف توجہ ہی نہیں دے رہے۔

قائد ایوان: کورم پورا نہیں۔

جناب سپیکر: پُورا ہے۔ میں نے گن لیا ہے۔ question کو defer کرتے ہیں۔

قائد ایوان: سپیکر صاحب کہتے ہیں کورم پورا ہے۔ تو پورا ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جی ہاں defer کر دیں 4 تاریخ کے لئے۔

جناب سپیکر: جعفر خان صاحب! اپنا اگلا سوال دریافت کریں۔

☆95 شیخ جعفر خان مندوخیل:

کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

یکم / مارچ 2008ء تا 28 / فروری 2009ء کے دوران محکمہ مال میں گریڈ 1 تا گریڈ 16 کے کل کسقدر ملازمین تعینات کئے گئے ہیں ان کے نام مع ولدیت تعلیمی قابلیت لوکل / ڈومیسائل کی تفصیل دی جائے۔ نیز ان تعیناتیوں کیلئے قائم کی گئی سلیکشن کمیٹی کے افسران کے نام مع گریڈ کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر مال:

جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 95 منسٹر ریونیو! جواب ہمارے پاس موصول نہیں ہوا ہے۔ اگر آپ وضاحت کریں؟

انجینئر زمرک خان (وزیر مال): جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں جعفر خان صاحب کو request کروں گا۔ کہ ہمارا کمشنری نظام بحال ہوا ہے۔ تو اس کا آفس ہر ڈویژن میں نئے establish ہوا ہے۔ تو اس حوالے سے ہمارے کچھ انٹرویوز ہیں وہ بھی کال کرر ہے ہیں۔ تو اس حوالے سے میں نے کہا کہ آپ کو پوری تفصیل next اجلاس میں پیش کروں گا۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب یہی فرمار ہے ہیں۔ چیمبر میں بھی اُنہوں نے مجھے کہا کہ چونکہ کمشنریٹ نظام بحال ہوگیا ہے۔ تو یہ تقرریاں جو ہورہی ہیں جو آپ نے پوچھا ہے وہ مختلف مراحل میں ہیں۔ کچھ انٹرویوز وغیرہ کیئے ہیں ابھی تکمیل نہیں ہوئے ہیں۔ جیسے سب مکمل ہونگے وہ ہاؤس کو اطلاع کردیں گے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: مجھ سے منسٹر صاحب نے last اجلاس میں بات کی تھی۔ اور حقیقتاً میں ان کے ساتھ agree بھی ہوا۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ اس وقت تک سب کچھ ختم ہی ہو جائیں۔

جناب سپیکر: نہیں ہوگا ابھی چار سال اور ہم نے رہنا ہے۔

وزیر مال: ختم ہونے کا کیا مطلب ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: خدُا نہ کرے اسمبلی کا نہیں۔

وزیر مال: جعفر صاحب! میں صرف یہ کہوں گا کہ ختم ہونے کا کیا مطلب۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ ختم ہوئے بھی آپ کو بتادیں گے اور اگر شروع ہوئے بھی آپ کو بتادیں گے۔ ٹھیک ہے سر!

جناب سپیکر: وقفہ سوالات ختم۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

<u>رخصت کی درخواستیں</u>

سیکرٹری اسمبلی: سید مطیع اللہ آغا اسلام آباد جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے انہوں نے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر محمد صادق عمرانی صاحب کوئٹہ سے باہر ہیں۔ وزیر موصوف نے 4 اپریل تک کے اجلاسوں کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترمہ پروین مگسی صاحبہ نے کراچی جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترمہ روبینہ عرفان صاحبہ نے سرکاری دورہ پر جانے کی وجہ سے 2اور 4اپریل کے اجلاسوں کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب شفیق احمد خان صاحب سرکاری دورے پر کوئٹہ سے باہر ہیں۔انہوں نے 2اپریل تا4اپریل کے اجلاسوں کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترمہ عظمیٰ پیر علیزئی صاحبہ کوئٹہ سے باہر ہیں انہوں نے رخصت کیلئے درخواست دی ہے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ (رخصت کی درخواستیں منظور کی گئیں)

شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب اپنی قرارداد نمبر 10 پیش کریں۔

قرارداد نمبر 10

شیخ جعفر خان مندوخیل: ہرگاہ کہ بلوچستان کے طلباء کا مقرر کردہ ماہانہ وظیفہ انتہائی کم ہے۔جس کی وجہ سے طلباء کی حوصلہ شکنی ہو رہی ہے۔لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے۔کہ وہ جماعت پنجم تا ہشتم کے طلباء کا مقرر کردہ ماہانہ وظیفہ 10 روپے سے بڑھا کر 200 روپے، ہشتم تا دہم 500 روپے ایف اے / ایف ایس سی اور بی اے / بی ایس سی کے لئے 1500 روپے جبکہ فنی اداروں اور کالجز / یونیورسٹیوں کے طلباء کا ماہانہ وظیفہ 3000 روپے مقرر کیا جائے تا کہ طلباء کی حوصلہ افزائی ہو سکے۔

جناب سپیکر: قرارداد نمبر 10 پیش ہوئی۔محرک اس کی admissibility پر اگر کچھ بولنا چاہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب سپیکر! جس وقت ہم کالج میں پڑھتے تھے اس وقت یہ rates تھے جتنی مجھے معلومات ہیں۔یا شاید مجھے غلط rates مل گئے ہوں تو وقت کے ساتھ مہنگائی جتنی بڑھی ہے۔وہ دوسرے تناسبات میں اگر تنخواہوں میں جس حساب سے اضافہ ہوا ہے۔دوسری چیزوں میں جس حساب سے اضافہ ہوا ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ اسکالرشپ اس لئے دیئے جاتے ہیں کہ غریب طلباء اپنی تعلیم پوری کر سکیں۔ورنہ اکثر drop rate اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے ہیں۔والدین اس کو afford نہیں کر سکتے ہیں اگر آپ دیکھیں پہلے کراچی یونیورسٹی میں ہماری اچھی بھلی تعداد لڑکوں کی ہوتی تھی آج نہیں ہے کیونکہ وہ afford نہیں کر سکتے ہیں اس وقت اگر پانچ سو ملتا تھا تو گزارہ ہو جاتا تھا دو چار سو روپے اور لیکر گزارہ کر لیتے تھے۔آج مشکل سے ان کا پانچ سو میں گزارہ نہیں ہوگا۔لہٰذا آ کر کے اسی یونیورسٹی میں داخلہ لیتے ہیں۔یہی فنی کالجوں کا حال ہے یہی سکولز کا حال ہے۔آپ جب تک انکو پیسے نہیں دیں گے غالباً 2004 میں پراونشل گورنمنٹ نے تصور کیا تھا جام صاحب کے وقت میں لیکن I dont know کہ اس وقت

کیا پوزیشن تھی ان کی کیا ترتیبات ان کی کیا ترجیحات تھیں انہوں اس چیز کو materialize نہیں کیا ابھی بھی میں صوبائی حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہوں ایوان کے توسط سے کہ وہ اس پر نظر ثانی کرے جو rate آج کے حساب سے میں نے ایک tentative rate اندازاً دے دیا۔لیکن اس وقت جو اسکالرشپ کا rupee rate تھا۔آج کے rupee rate کے تناسب سے کوئی معقول اضافہ کرکے دے دیں۔تا کہ وہ اسٹوڈنٹس اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔کیونکہ آج ہمارے لیئے یہ problem بن رہا ہے۔کہ ٹیچرز دوسرے اضلاع میں نہیں جا رہے ہیں۔طلباء پنجگور‘قلات‘ژوب اور لورالائی سے کوئٹہ نہیں آ سکتے کیونکہ ان کے پاس اپنے اخراجات جس میں فیسوں کے کھانے پینے رہنے کے لئے بندوبست وغیرہ کیلئے پیسے نہیں ہوتے ۔لہٰذا اگر گورنمنٹ ان چیزوں پر توجہ دیکر انکو up date کردے بیشک کسی اور مد میں تھوڑی کٹوتی کرلے کوئی non development میں even development میں اگر کردے تعلیم یافتہ نوجوان پیدا کردے اس کے ماسوائے بھی اگر آپ out said بلوچستان بھی اسٹوڈنٹس کو اسکالرشپ دے دیں۔ضروری نہیں کہ صرف فنی تعلیم کیلئے کراچی یونیورسٹی‘ پنجاب یونیورسٹی اور اسلام آباد یونیورسٹی میں دے دیں۔گورنمنٹ کالجز میں دے دیں۔اس طرح کوئی ہزار، بارہ سو، پندرہ سو اسکالرشپ اور اگر دے دیں تا کہ وہ قابل طلباء جو پڑھائی کر سکتے ہیں ۔اور صرف پیسوں کے نہ ہونے کی وجہ سے یا اسکالرشپ نہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے تو یہ میری استدعا تھی اس میں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ایجوکیشن منسٹر نہیں ہیں قائد ایوان آپ اس پر بولیں گے۔

قائد ایوان: جناب سپیکر!اگر اس کو کیبنٹ کے سامنے رکھا جائے میرے خیال میں زیادہ بہتر ہوگا۔

جناب سپیکر: جعفر صاحب! قائد ایوان کہہ رہے ہیں کہ اگر کیبنٹ میں اس کو رکھا جائے۔چیف منسٹر صاحب نے مثبت positive response دیا ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: چیف منسٹر صاحب سے یہ request کروں گا۔کہ آپ directive بھجوادیں۔allow with this not کہ ایجوکیشن والے اس کی ڈیٹیلز put up کرلیں۔

جناب سپیکر: قائد ایوان یہی کہہ رہے ہیں کہ کیبنٹ میں ہم اس کو discuss کرتے ہیں ۔قائد ایوان کی یقین دہانی اور مثبت جواب کے بعد قرارداد نمبر 10 نمٹائی جاتی ہے۔

میر شعیب احمد نوشیروانی اپنی قرارداد نمبر 13 پیش کریں۔

قرارداد نمبر 13

میر شعیب احمد نوشیروانی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ہرگاہ کہ صوبہ میں حالیہ بارشوں اور تیز ہواؤں کی وجہ سے دیگر اضلاع کی طرح ضلع خاران میں بھی تیز ہواؤں اور ژالہ باری کے نتیجہ میں کھڑی فصلیں تباہ ہوئیں اور ساتھ ہی لوگوں کے گھروں کی چھتیں اور دیواریں بھی مہندم ہوگئی ہیں۔ نیز حفاظتی بندات اور بجلی کے کھمبوں کو بھی کافی حد تک نقصان پہنچا ہے۔ جسکی وجہ سے مذکورہ ضلع کا مواصلاتی نظام کئی دنوں تک منقطع رہا۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے۔ کہ صوبہ کے تمام متاثرہ اضلاع بالخصوص ضلع خاران کو آفت زدہ قرار دیکر ضروری اقدامات عمل میں لائے جائیں۔

جناب سپیکر: قرارداد نمبر 13 پیش ہوئی۔ محرک اس کی admissibility پر اگر مختصر بات کرنا چاہیں۔

میر شعیب احمد نوشیروانی: شکریہ جناب سپیکر! معزز ارکان اسمبلی کی یادداشت کے لئے میں بتانا چاہوں گا۔ کہ 2007ء میں بلوچستان میں سیلاب' طوفانی ہواؤں اور بارشوں کا سلسلہ تھا۔ جس سے پورا بلوچستان affect ہوا۔ خصوصاً ضلع خاران کا جو نقصان تھا وہ تمام بلوچستان بلکہ پوری دنیا کے سامنے عیاں ہے۔ جو پانچ ہزار کے قریب completely اور پانچ ، دس ہزار کے قریب immortally گھروں کو مکمل نقصان پہنچا۔ چار سو یا اس سے کم و بیش جو ٹیوب ویلز وہ completely اور اس سے کئی زیادہ partially ٹیوب ویلز کو بھی نقصان پہنچا۔ بہرحال اس وقت جو اقدامات گورنمنٹ کی طرف سے کئے گئے میں سمجھتا ہوں وہ ناکافی ہیں ان کی مکمل rehabilitation نہیں ہوسکی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ سے صرف انسان معافی مانگ سکتا ہے اس کی رحمتیں مانگ سکتا ہے۔ ہم یہ دُعا کرتے ہیں کہ اللہ پاک تمام مسلمانوں پر رحم کرے بہرحال پچھلے دنوں جو ژالہ باری اور بارشوں کی وجہ سے ضلع خاران کو نقصان پہنچا ہے۔ صرف شہر کے اندر ٹاؤن ہیڈ کوارٹر کے قریب ایک سو دس گھر وہ بُری طرح متاثر ہوئے ہیں جن میں چار پکے مکانات اور گیارہ کچے مکانات منہدم ہوئے ہیں۔ اور ستر، اسی کچے مکانات جن کی چاردیواریاں مکمل تباہ ہوچکی ہیں۔ کوئی بیس پچیس الیکٹرک پول بھی گر چکے ہیں۔ جس کی وجہ سے بڑا مسئلہ پیش آ رہا ہے۔ جو سب سے اہم مسئلہ ہے چیف منسٹر صاحب کا میں مشکور ہوں کہ پچھلے سال انہوں نے زمینداروں کو کافی اپنے طور پر ریلیف پہنچانے کی کوشش کی خاص کر جو واپڈا کے حوالے سے ان کے مسائل تھے ان کو حل کیا۔ بہرحال ابھی تک اُس متاثر حالت سے باہر نہیں نکلے تھے کہ انکی کھڑی فصلوں کو ژالہ باری کی وجہ سے تباہی کا سامنا کرنا پڑا چار جو بڑے اہم مواضعات ہیں۔ سراوان کلی'

چنال کلی، گوپیرک اور مختلف جن کے نام شاید اس وقت میرے پاس نہیں پورے ڈسٹرکٹ سے میں نے مانگے ہیں لیکن نہیں پہنچے بہرحال تمام مواضعات کو نقصان پہنچا ہے جس سے زمینداروں کی حالت انتہائی خراب ہے۔ایک طرف سے ان کے اُوپر مارکیٹوں اور دکانداروں کے قرضے ہیں دوسری طرف جو تیار فصل ہے جس کے آسرے پر انہوں نے قرضے لئے ہوئے ہیں وہ فصل بھی تباہ ہوگئی۔تو میں اُمید کرتا ہوں قائد ایوان صاحب سے سر! آپ کی توجہ چاہیے قائد ایوان صاحب کی۔اُن کی کوشش جو زیارت ڈسٹرکٹ کے لئے رہی ہے۔اور جو انہوں نے اپنی ذاتی طور پر جس طرح ایک rehabilitation اور ایک کردار اپنا ادا کیا وہ قابل تحسین ہے۔میں چاہتا ہوں کہ اُن کا یہی ذاتی role ضلع خاران کے متاثرین کے لئے بھی رہے۔اور خاران کو آفت زدہ declare کر کے جو ضروری measures ہیں۔وہ اقدامات اٹھائیں۔Thank you

جناب سپیکر: منسٹر ریونیو! سرکار کا موقف بتادیں جو کہ آپ سے related ہے۔

وزیر مال: شکریہ جناب سپیکر! میں یہ بھی اس میں کہنا چاہتا تھا۔کہ بہت سے اضلاع جس طرح قلعہ عبداللہ، پشین، ہرنائی اور یہاں پر خضدار اور قلات جہاں ژالہ باری ہوئی ہے۔تو ان کو بھی by name ڈسٹرکٹ جن میں تباہی ہوئی ہے۔اُن کو بھی اِس میں شامل کردینگے۔پہلا تو طریقہ کار یہ ہے کہ ہم اپنے اے ڈی اوز ریونیو ہمارے ہر ڈسٹرکٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔اُن سے ہم رپورٹ طلب کر کے پھر پیش کردیں گے۔جو بھی گورنمنٹ کی پالیسی ہے۔اس کے تحت ہم approval اور جو بھی طریقہ کار ہے۔سی ایم صاحب سے پھر request کریں گے۔

میر شعیب احمد نوشیروانی: سر! میں ریونیو منسٹر صاحب کی عزت کرتا ہوں۔اور ان کی اس بات کی قدر ہے مجھے جو اُنھوں نے کی میں نے صرف اپنے اطمینان تسلی اور اپنے ضلع کے لوگوں کی تسلی کے لئے کہ قائد ایوان صاحب ان کو آفت زدہ declare کردیں۔جیسے منسٹر صاحب نے فرمایا کہ دیگر متاثرہ اضلاع اُن سب کو ملا کر آفت زدہ قرار دیں گے۔

جناب سپیکر: ریونیو منسٹر کہہ رہے ہیں۔کہ ہم ای ڈی اوز ریونیو کے ذریعے تمام اضلاع سے نقصانات کا اندازہ لیتے ہیں details منگوا لیتے ہیں۔اس کے بعد وزیر اعلیٰ صاحب کو پیش کریں گے۔ریونیو ڈیپارٹمنٹ اس کے بعد چیف منسٹر اُس پر یقیناً کوئی ایکشن لیں گے۔

میر شعیب احمد نوشیروانی: سر! جو initial reports ہیں وہ تقریباً ڈیپارٹمنٹ کے پاس آچکی ہیں اگر 110 گھر شہر کے اندر ختم ہوجاتے ہیں / گر جاتے ہیں۔وہ تو رپورٹس سرکاری آرہی ہیں۔میں جو

details دے رہا ہوں۔ وہاں آپ کے ای ڈی او سے میں نے details مانگی ہیں وہ details ابھی تک نہیں پہنچی ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اور بھی کام کر رہے ہیں۔ جو اطلاعات ہمیں موصول ہورہی ہیں اور نقصانات کی وجہ سے تو سر! اس کو آفت زدہ قرار دیں قائد ایوان سے میری درخواست ہے انتہائی مودبانہ اگر وہ اس کو declare کر دیں۔

جناب سپیکر: قائد ایوان سے رائے لے لیتے ہیں۔

قائد ایوان: جناب سپیکر! جو کچھ کہنا تھا اُنہوں نے کہہ دیا۔کل اخبار میں آ ئیگا۔لیکن جس طرح ابھی منسٹر نے کہا کہ ہم رپورٹ مرتب کر کے اس پر بیٹھ کر جو بھی مناسب طریقہ کار ہوگا کر لیں گے۔

جناب سپیکر: دیکھئیے معزز ممبر صاحب! قائد ایوان اور ریونیو منسٹر نے ایک مثبت بات کی ہے۔ وہ آپ ہی کی بات کو آگے لیکر چل رہے ہیں۔

میر شعیب احمد نوشیروانی: میں سمجھ گیا میں یہی سی ایم صاحب والی بات ہی دہرا رہا ہوں۔ میں نے صرف اس بات کو ایڈیشن کیا کہ جو رپورٹس ہیں ڈسٹرکٹ خاران کی وہ آچکی ہیں۔اگر وہ priority پر باقی اضلاع کی آنے والی ہیں تو ڈسٹرکٹ خاران کی جو آچکی ہیں۔اس پر اگر action کوئی اقدامات سی ایم صاحب یا منسٹر صاحب اُٹھالیں میں شکر گزار رہوں۔

جناب سپیکر: وہ یقیناً لیں گے۔جی ظہور صاحب!

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب سپیکر صاحب! بہت شکر یہ اسی طرح قرارداد پچھلے سیشن میں میں نے لائی تھی۔نومبر دسمبر میں بڑی برساتیں ہوئی تھیں تمام بلوچستان میں بالخصوص جعفر آباد، نصیر آباد اور جھل مگسی وہاں خریف کی فصل تیار تھی کو تباہ کر دیا اور ساتھ ساتھ جو ربیع کی فصل تھی گندم، سرسوں اور چنا وہ بھی تباہ ہوگئی وہ قرارداد منظور ہوئی کہ ان تینوں اضلاع کو بھی آفت زدہ قرار دیا جائے اور ساتھ ساتھ بلوچستان میں جہاں جہاں نقصانات ہوئے ہیں ان علاقوں کو بھی آفت زدہ قرار دیا جائے۔لیکن اس کے اوپر ابھی تک عملدرآمد نہیں ہوا ہے اس وقت وہ زمیندار اور کاشتکار بڑے پریشان ہیں وہ مالیہ، عشر اور آبیانہ ادا نہیں کر سکتے ہیں اس کے علاوہ مرکزی حکومت جب اس طرح کے حالات ہوتے ہیں تو زرعی بینک کے قرضہ جات کو معاف کرتی ہے ابھی اس سے ملحقہ سندھ کے علاقے جیکب آباد، شکارپور اور لاڑکانہ ان کو سندھ حکومت نے آفت زدہ قرار دیا اور وہاں مالیہ اور آبیانہ معاف کر دیے گئے اور ساتھ ساتھ زرعی قرضہ جات بھی دو لاکھ کے قریب وہاں پر معاف کر دیے گئے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے شعیب صاحب! آپ کی بات on record آ گئی۔ میرے خیال میں قائد ایوان

اورریونیومنسٹر نے بڑی مثبت بات کی۔

میر محمد شعیب احمد نوشیروانی: قائدایوان صاحب نے مجھے کل ٹائم دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔

محترمہ نسرین رحمٰن کھیتران (وزیر): جناب سپیکر! یہ قرارداد بڑی اہمیت کی حامل ہے اس میں آپ دیکھیں مون سون کے رینج میں موسیٰ خیل ٰ بارکھان اور ہرنائی یہ سارے علاقے ہیں اور سپیشلی بارکھان میں جیسے پچھلے ایک ہفتے سے بم بلاسٹ کر کے کھمبے گرا دیے ہیں اور بجلی ابھی تک نہیں ہے زمینداروں کے ٹماٹر اور پیاز وغیرہ کا سیزن ہے تو اس لئے اس کو بھی آفت زدہ قرار دیا جائے اور ساتھ ہی بجلی کی فراہمی کے لئے بھی کوشش کی جائے۔شکریہ۔

جناب سپیکر: دیکھیں جب کیبنٹ ممبرز سے جب قائدایوان چیف منسٹر صاحب ایک بات پر رائے دے سکتے ہیں تو کیبنٹ ممبرز مناسب یہی ہے کہ اس کو follow کرنے کا ایک طریقہ کار ہے وزیر اعلیٰ اور ریونیومنسٹر کی مثبت یقین دہانی کے بعد اس قرارداد کو نمٹایا جاتا ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر صاحب! میں ایک اہم ایشو کی طرف چیف منسٹر صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اس ہاؤس کے ذریعے آج سے چار سال پیشتر واٹر منیجمنٹ کے تحت 135 فسران نے کنٹریکٹ بیس پر کام شروع کیا اور مسلسل وہ چار سال سے کام کر رہے ہیں ابھی وہ کنٹریکٹ ختم ہونے والا ہے وہ تمام بلوچستان کے اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں اب ان کی پوزیشن یہ ہے کہ over age ہونے والے ہیں اور کئی over age ہو چکے ہیں اسی طرح 2007ء میں ایک قرارداد پیش ہوئی تھی کہ ان افسران کو ریگولر کیا جائے تو میں گزاش کرونگا اس ایوان کے ذریعے لیڈر آف دی ہاؤس کو کہ وہ مہربانی کر کے ان افسران کو جو over age ہونے والے ہیں کنفرم کیا جائے ورنہ over age ہونے کے بعد ان کے لئے کچھ بھی نہیں رہیگا ابھی ایک ڈیڑھ ماہ کے اندر ان کا کنٹریکٹ ختم ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ on record آ گیا قائدایوان نے اس کو یقیناً نوٹ کیا ہوگا۔

اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 4 /اپریل 2009ء بروز ہفتہ بوقت گیارہ بجے صبح تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 4:46 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆